Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | سوموار ۱۰ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ ۸ صلح ۱۳۶۹ ہش ۸ جنوری ۱۹۹۰ء | نمبر ۷

نماز کا ترجمہ جاننے کی ضرورت

"صرف نماز پڑھنا کافی نہیں۔ نماز ترجمے کے ساتھ پڑھنا بہت ضروری ہے اور نماز کا ترجمہ ہر احمدی کو آنا چاہیئے خواہ وہ بچہ ہو، جوان ہو یا بوڑھا۔ مرد ہو یا عورت ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کا ترجمہ جانتا ہو"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ۔ الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۸۹ء)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"درحقیقت یہ بات بالکل سچی ہے کہ یار کو یاد کرنا ہو تو پھر گن گن کر کیا یاد کرنا ہے اور اصل بات یہی ہے کہ جب تک ذکرِ الٰہی کثرت سے نہ ہو وہ لذت اور ذوق جو اس ذکر میں رکھا گیا ہے حاصل نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ۳۳ مرتبہ فرمایا ہے وہ آنی اور شخصی بات ہوگی۔ کوئی شخص ذکر نہ کرتا ہوگا تو آپ نے اسے فرمادیا کہ ۳۳ مرتبہ کر لیا کر۔ اور یہ جو تسبیح ہاتھ میں لے کر بیٹھتے ہیں۔ یہ مسئلہ بالکل غلط ہے اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے آشنا ہو تو اُسے معلوم ہو جائے گا کہ آپ نے کبھی ایسی باتوں کا التزام نہیں کیا وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں فنا تھے۔ انسان کو تعجب آتا ہے کہ کس مقام اور درجہ پر آپ پہنچے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے۔ رات کو جب میری آنکھ کھلی تو میں نے آپؐ کو اپنے بستر پر نہ پایا۔ مجھے خیال گزرا کہ کسی دوسری بیوی کے گھر میں ہوں گے۔ چنانچہ میں نے سب گھروں میں دیکھا مگر آپؐ کو نہ پایا۔ پھر میں باہر نکلی تو قبرستان میں دیکھا کہ آپؐ سفید چادر کی طرح زمین پر پڑے ہوئے ہیں اور سجدہ میں گرے ہوئے کہہ رہے ہیں (میری روح اور زندگی تیرے حضور سجدہ کرتی ہے۔ ناقل) اب بتاؤ کہ یہ مقام اور مرتبہ ۳۳ مرتبہ کی دانہ شماری سے پیدا ہو جاتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

جب انسان میں اللہ تعالےٰ کی محبت جوش زن ہوتی ہے تو اس کا دل سمندر کی طرح موجیں مارتا ہے۔ وہ ذکرِ الٰہی کرنے میں بے انتہا جوش اپنے اندر پاتا ہے اور پھر گن کر ذکر کرنا تو کفر سمجھتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ عارف کے دل میں جو بات ہوتی ہے اور جو تعلق اپنے محبوب و مولیٰ سے اُسے ہوتا ہے وہ کبھی روا رکھ سکتا ہی نہیں کہ تسبیح لے کر دانہ شماری کرے کسی نے کہا ہے ؎

من کا منکا صاف کر

انسان کو چاہیئے کہ اپنے دل کو صاف کرے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرے تب وہ کیفیت پیدا ہوگی اور ان دانہ شماریوں کو ہیچ سمجھے گا۔" (ملفوظات جلد ہفتم صد ۱۹-۲۰)

● مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول کے صاحبزادے عزیز قمر احمد صاحب کوثر کا نکاح ۲۰ر نومبر ۱۹۸۹ء کو بعد نماز مغرب بیت المبارک میں مکرم چوہدری مختار احمد صاحب ڈوگر دار الرحمت شرقی ربوہ کی صاحبزادی عزیزہ منصورہ بیگم صاحبہ سے بعوض مہر دس ہزار روپے مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھا۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے خیر و برکت کا باعث فرمائے اور شیریں ثمرات سے نوازے۔

● محترم ملک محمد یوسف سلیم صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی کی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ قدسیہ سلیم صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز مکرم محمود الغنی سردار صاحب ابن مکرم سردار عبد السمیع صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور بعوض مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۸۹ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد از نماز عصر فرمایا۔ عزیز مکرم محمود الغنی سردار صاحب۔ محترم ڈاکٹر احسان علی صاحب کے پوتے ہیں

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتے کو ہر جہت سے بہت بابرکت کرے اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔

● نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب آئی سپیشلسٹ جو مکرم ڈاکٹر کرم بخش صاحب آف حسن ابدال کے بیٹے اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب سابق ناظر دیوان کے داماد تھے طویل علالت کے بعد مورخہ ۴ر جنوری کو سویڈن میں وفات پا گئے ہیں، جنازہ ربوہ لایا جا رہا ہے، احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی آغوشِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

بے خدا کوئی بھی ساتھی نہیں تکلیف کے وقت
اپنا سایہ بھی اندھیرے میں جدا ہوتا ہے

احمدی بچوں کی ذمہ داری

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

"تمہاری ذمہ داریاں بہت بڑی ہیں اور تمہارے کام بہت وسیع ہیں تمہیں چاہیئے کہ تم اپنی ذمہ داری کو سمجھو اور کھیل کود میں اپنی عمر ضائع مت کرو اور یہی غرض ہے جو تحریک جدید میں میں نے رکھی ہے۔ تمہیں سمجھنا چاہیئے کہ تحریک جدید کی صرف ایک ہی غرض ہے اور وہ یہ کہ ہم ایک نئی روحانی دنیا تعمیر کریں۔ وہ دنیا جو موجودہ دنیا کا نقشہ پلٹ کر رکھ دے اور روحانی اعتبار سے ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین بن جائے اس دنیا کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا موقع خواہ ہمیں نہ ملے اس میں کیا شبہ ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص جب بھی جان دے گا۔ اس خوشی اور مسرت میں جان دے گا کہ اس نے ایک نئی دنیا کی بنیادیں رکھ دی ہیں۔ مگر یاد رکھو یہ مقصد خواہ کس قدر اہم ہے اس میں تمہاری مدد کے بغیر ہمیں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ہم نے تمہیں ایک نقشہ بتا دیا ہے۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ اس کے نقشہ کے مطابق اپنے اعمال کو ڈھالو اور دنیا کو اپنے لئے مسخر کر لو۔"

(خطاب حضرت فضل عمر فرمودہ ۲۶ جولائی ۱۹۳۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۸ صلح ۱۳۶۹ ہش — ۸ جنوری ۱۹۹۰ء

گلیاں اور سڑکیں

گھر کے دروازے کے پاس ہی گھر کی نالی کا پانی باہر نکل رہا تھا۔ باہر نالی کے لئے کوئی راستہ نہیں تھا۔ اس لئے یہ ارد گرد پھیل رہا تھا۔ دروازہ کھٹکھٹانے کے لئے جب اس پانی کو پھلانگا تو کیچڑ کے چھینٹے اُڑ کر کپڑوں پر آپڑے۔ دروازہ کھُلا، اندر داخل ہوئے تو ہم نے گھر کی سجاوٹ کو حیرانگی سے دیکھا اور دوست نے ہمارے کپڑوں کی طرف دیکھ کر خفت سی محسوس کی۔ گھر کا اندرونہ خوب سجا سجایا تھا۔ میز پر پھول اور دیواروں پر تصویریں۔ کرسیاں نہائت سلیقہ سے رکھی ہوئی۔ اب آپ اندر اور باہر کے فرق کا اندازہ کریجئے۔ گھر کا اندر کا حصہ اتنا خوبصورت کہ انسان دیکھے اور خوش ہو جائے۔ اور اسی گھر کی نالی کا پانی باہر لوگوں کے کپڑوں پر چھینٹے ڈالے۔ اگر اندر کو اور باہر کو بھی صاف رکھا جائے تو کیا ہی اچھا ہو۔ اور ہینگ لگے نہ پھٹکڑی والی بات ہو کہ ذرا سی محنت سے رنگ چوکھا ہو جائے۔

سڑکیں لوگوں کے استعمال کی خاطر بنائی جاتی ہیں۔ پیدل لوگ بھی آسانی سے چل سکیں اور ریڑھے، تانگے اور گاڑیاں بھی۔ لیکن ایک دوست کے ہاں شادی تھی اور انہوں نے سڑک پر مہمانوں کے لئے قناتیں لگائی ہوئی تھیں۔ سڑک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک۔ ریڑھے۔ تانگے اور گاڑی کے گزرنے کا سوال ہی نہیں تھا۔ پیدل چلنے والے بھی دیوار کو پکڑ کر آہستہ آہستہ ہی وہاں سے گزر سکتے تھے۔ شادی تو مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ اسے مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے لیکن یہ جو تانگے اور گاڑی کو یہاں تک پہنچ کر واپس جانا پڑا اور ایک لمبا چکر کاٹ کر منزلِ مقصود نظر آئی۔ یہ کس حساب میں ہے۔ اگر قناتیں اس طرح لگائی جاتیں کہ سڑک کا مقصد بھی پورا ہوتا رہتا اور قناتیں بھی آپ کی ضرورت پوری کر سکتیں تو کیا ہی اچھا تھا۔ صرف ذرا سی سوچ کی بات ہے۔

اور یہ بات بھی ہے کہ اگر سڑک کو کسی حد تک توڑا پھوڑا گیا ہے تو اپنی ضرورت پوری ہو جانے کے بعد اسے ٹھیک بھی کر دیجئے۔ ان گڑھوں میں پانی جمع ہوگا اور اگر اس کے پاس ہی آپ کی دکان بھی ہے تو ہو سکتا ہے یہ پانی چھینٹے اڑائے اور گاہک محض اس لئے آپ کی دکان چھوڑ کر کسی اور جگہ سے سودا جا خریدے۔ اگر آپ کی دکان کے سامنے سڑک کا کوئی چھوٹا سا حصہ خراب ہے۔ تو کسّی لیجئے اور تھوڑی سی مٹی ڈال دیجئے یہ کام آپ کے کرنے کا ہے۔ کسی اور کی طرف آپ کیوں دیکھتے ہیں۔

---

۷ تاریخ کے ایڈیٹوریل میں سہو کتابت سے سکھر کی جگہ سانگھڑ لکھا گیا ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔

میں زمینی بھی آسمانی بھی
ہے حقیقت مری کہانی بھی
خامشی کو مرے سکوت پہ فخر
رشکِ دریا مری روانی بھی

ابوالاقبال

اللہ تیرے بندے تیری طرف سدھارے
یہ التجا ہے پیارے تو فضل و رحم فرما

گو ہو چکے ہیں عبد الستّار شاہ رُخصت
لیکن کبھی نہ ہوگا رُخصت خیال ان کا

تا زندگی نہ ہوگی محو اُن کی کوئی نیکی
ایک ایک وصف اُن کا پیشِ نظر رہے گا

احکامِ حق کی طاعت اُن کا عزیز شیوہ
مخلوق پر عنایت محبوب مشغلہ تھا

سُنتے ہی نام اُن کا کہتے ہیں سُننے والے
ہوتا ہے سینکڑوں میں ایک ان صفات والا

اُن کے لئے تھے گویا منجملۂ فرائض
الطاف دل نوازو، اشفاق رُوح افزا

تھی لاکھ خوبیوں کی ایک اُن میں یہ بھی خوبی
با دوستاں تلطّف، با دشمناں مدارا

اپنوں کا تذکرہ کیا، غیر اُن کو مانتے تھے
غم خواریوں میں کامل، دلداریوں میں یکتا

سن ہے وفات کا بھی، مختار کی دُعا بھی
یا رَبّ اُنہیں عطا ہو جنت میں "قصرِ زیبا"

سیّد مختار احمد شاہجہانپوری

(مندرجہ بالا نظم حضرت حافظ صاحب نے محترم سید عبد الستار شاہ صاحب کی وفات پر کہی تھی۔ الفضل کو یہ نظم سیدہ منیرہ ظہور صاحبہ نے عطا کی ہے۔ ادارہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر
(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

تلقین عمل

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں

اسی غرض کیلئے میں نے خدام الاحمدیہ کا قیام کیا تھا۔ بڑوں کا فرض ہے کہ نوجوانوں کی اصلاح کریں۔ مگر میں نے خدام الاحمدیہ کی تحریک اس لئے جاری کی کہ اگر بڑے نوجوانوں کی اصلاح کے کام میں سستی کریں تو نوجوان خود اس کی کوشش کریں۔ پہلے یہ صرف قادیان کیلئے ہی تھی۔ پھر قادیان میں اسے لازمی قرار دیا گیا اور باہر کی جماعتوں میں جو عہدہ دار چالیس سال سے کم عمر کے ہوں ان کے لئے خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا ضروری قرار دے دیا گیا۔ اب تک یہ صرف تجربہ ہی تھا۔ اب اسے مستقل کیا جا رہا ہے۔ اور میں یہ قاعدہ بنانیوالا ہوں۔ کہ ہندوستان میں جہاں جہاں بھی جماعت ہے۔ وہاں کے نوجوانوں کیلئے جو پندرہ سال سے زیادہ اور ۴۰ سال سے کم عمر کے ہوں مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا لازمی ہوگا۔ اور ضروری ہوگا کہ وہ اس میں شامل ہوں اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قریب زمانے میں اس کا اعلان کرنے والی ہے اور اس خطبے کے ذریعے میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ جو نوجوان اس میں شامل نہ ہوگا۔ یہ سمجھا جائے گا کہ وہ سلسلے کی خدمت کے لئے آمادہ نہیں اور وہ زبان سے اپنے آپ کو قومی غدار قرار دیتا ہے۔ اور ہر وہ ماں باپ جو اپنے بچوں کو اس میں شامل کرنے میں حصہ نہ لیں گے۔ سمجھا جائے گا کہ وہ اپنے بچوں کو سچا (دین دار) بنانے کی خواہش نہیں رکھتے۔ اور ہر وہ جماعت جو اس تحریک کو کامیاب بنانے میں حصہ نہ لے گی اور اپنے نوجوانوں کو اس میں شامل ہونے پر مجبور نہ کرے گی۔ سمجھا جائے گا کہ وہ اپنا فرض ادا نہیں کر رہی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ قومی زندگی کیلئے یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ قوم کے نوجوان پہلے سے بہتر ہوں۔ پس اس کے لئے میں خدام کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ نوجوانوں میں ذکر الٰہی نمازوں کی پابندی اور عمدگی سے ادا کرنے اور تہجد پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک خدام میں یہ باتیں پوری طرح نظر نہیں آتیں۔ نماز مغرب کے بعد بیت المبارک میں جو مجلس ہوتی ہے اس میں بعض دفعہ کوئی ایسا بھی سوال کر دیتا ہے جو عقل کے خلاف ہوتا ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ اس پر نوجوان ہنس پڑتے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا ہے کہ وہ کھٹاکھٹ کی وجہ سے نماز خراب کرنے لگ جاتے ہیں۔ ابھی میں سنتیں ہی پڑھ رہا ہوتا ہوں کہ وہ نیچے سے اوپر آنے لگ جاتے ہیں اور اس طرح نماز خراب کرتے ہیں۔ اور ان کو یہ خیال نہیں آتا کہ اس طرح شور کر کے نماز خراب نہ کریں۔ تنظیم کے معنی یہ ہوتے ہیں۔ کہ تعلیم دی جائے اور نوجوانوں کو سمجھانا چاہیئے۔ کہ نماز بہت ضروری چیز ہے۔ اسے وقار کے ساتھ۔ عمدگی کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ ہم ابھی ایک رکعت سنتوں کی پوری کر نہیں پاتے کہ وہ نماز ختم کر کے اوپر آنے لگ جاتے ہیں۔ گویا ایک رکعت ختم کرنے سے بھی پہلے وہ دو رکعت سنتیں ادا کر لیتے ہیں اور نماز فرض کی رکعتیں جو ان کی باقی ہوتی ہیں۔ وہ بھی پوری کر لیتے ہیں۔ نیچے عام طور پر وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو بعد میں آ کر جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ اور جب تک میں آدھی سنتیں ادا کرتا ہوں وہ ساری نماز ختم کر کے اوپر آنا شروع کر دیتے ہیں اور دوسروں کی آدھی نماز ادا کرنے تک وہ سنتیں بھی ادا کر لیتے ہیں۔ اور فرض بھی پورے کر لیتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ وہ آگے جگہ حاصل کر سکیں وہ نہ صرف اپنی نماز کو وقار اور عمدگی کے ساتھ ادا نہیں کرتے۔ بلکہ دوسروں کی نماز بھی خراب کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ قریب جگہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے انہیں پہلے آنا چاہیئے۔ نماز کو ہمیشہ آہستگی اور وقار کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے اسی طرح ذکر الٰہی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ تسبیح، ۳۳ دفعہ تحمید اور ۳۴ دفعہ تکبیر کہنی چاہیئے۔ اور جو لوگ نیچے سے اتنی جلدی اوپر چڑھنا شروع کرتے ہیں، وہ یہ ذکر بھی نہیں کرتے ہوں گے۔ گویا ایک تو وہ جلدی جلدی نماز ادا کرتے ہیں اور دوسرا ذکر الٰہی بھی نہیں کرتے۔ اور جو لوگ مجلس میں تو آتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے۔ ان کے آنے کا کیا فائدہ۔ کچھ مدت ہوئی ایک خطبہ میں نمازوں کو اچھی طرح ادا کرنے کی طرف میں نے توجہ دلائی تھی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ وہ آدمی جو کسی گاؤں کے رہنے والے معلوم ہوتے تھے۔ نماز کو بہت اچھی طرح ادا کر رہے تھے مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ گاؤں کے رہنے والے بھی وقار۔ آہستگی اور عمدگی سے نماز پڑھ رہے ہیں۔ گاؤں کے لوگ تو سن کر عمل کرنے لگے۔ مگر کس قدر افسوس ہے کہ قادیان کے نوجوان اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور نماز جلدی جلدی ختم کر کے دوڑتے ہوئے اوپر آنے لگتے ہیں اور کھٹاکھٹ کے شور سے دوسروں کی نماز بھی خراب کرتے ہیں صرف اس لئے کہ مجلس میں اچھی جگہ مل سکے۔ حالانکہ اگر ان کی یہ خواہش ہے تو انہیں چاہیئے کہ وہ پہلے آئیں۔ ایک تو پیچھے آنا پھر جلدی جلدی نماز ختم کرنا۔ ذکر الٰہی نہ کرنا اور دوسروں کی نماز بھی خراب کرنا یہ سب روحانیت کو مارنے والی باتیں ہیں۔ پھر تہجد کی عادت نوجوانوں میں بہت کم ہے۔ خدام کا فرض ہے کہ کوشش کریں کہ سو فیصدی نوجوان تہجد کے عادی ہوں۔ یہ ان کا اصل کام ہوگا۔ جس سے سمجھا جائے گا کہ دینی روح ہمارے نوجوانوں میں پیدا ہو گئی ہے۔

خطبہ حضرت فضل عمر
۲۳-۶-۴۴

واقفین زندگی

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ اپنی رحمتیں برساتا رہے) نے فرمایا:۔

بہر حال ہمیں واقف چاہئیں مگر وہ پاگل واقف نہ ہوں بلکہ وہ ہر قسم کے شدائد کو خوشی سے برداشت کرنے کیلئے تیار ہوں میں جہاں واقفین میں سے اس حصے کی مذمت کرتا ہوں (جو معیار پر پورے نہیں اترے) وہاں میں دوسرے حصے کی تعریف کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے نوجوانوں میں ایسے واقفین زندگی بھی ہیں جنہیں ہر قسم کے خطرات میں ہم نے ڈالا۔ مگر انہوں نے ذرا بھی پرواہ نہیں کی۔ وہ پوری مضبوطی کیساتھ ثابت قدم رہے اور انہوں نے دین کی خدمت کے لئے کسی قسم کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ چونکہ ہمیں (دین) کی دعوت الی اللہ وسیع کرنے کیلئے ابھی مربیوں کے ایک لمبے سلسلے کی ضرورت ہے۔ اسلئے میں جماعت کے نوجوانوں کو پھر وقف زندگی کی تحریک کرتا ہوں اور ماں باپ کو اسکی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہتا ہوں کہ جب تک ہر باپ یہ اقرار نہیں کرتا کہ میں اپنی اولاد کو (دین) کیلئے قربان کرنے کو تیار ہوں۔ جب تک ہر ماں یہ اقرار نہیں کرتی کہ وہ دین کیلئے اپنی اولاد کو قربان کرنا اپنے لئے سعادت کا موجب سمجھے گی اسوقت تک ہم دین کی ترقی کیلئے کوئی مضبوط اور پائیدار بنیاد قائم نہیں کر سکتے۔ ہم میں سے ہر مرد اور ہر عورت کا یہ ایمان ہونا چاہیئے کہ اگر دین کیلئے اسکی اولاد قائم ہو جائے گی تو اسکی موت انتہائی سکھ کی موت ہوگی۔ اور اگر سلسلے کیلئے اسکی اولاد ہر قسم کی قربانی سے کام نہیں لے گی تو اسکی موت کی گھڑیاں انتہائی دکھ اور تکلیف میں گذریں گی۔ یہ ایمان ہے جو ہمارے اندر پیدا ہونا چاہیئے۔ جب تک ہم میں سے ہر مرد اور ہر عورت میں فدائیت اور جان نثاری کا یہ جذبہ پیدا نہ ہو اسوقت تک ہم ایک مضبوط اور ترقی کرنیوالی قوم کی بنیاد نہیں رکھ سکتے۔ ایک اعلان میں نے یہ کیا تھا کہ جماعت کے نوجوان اپنے آپ کو اس رنگ میں سلسلے کی خدمت کے لئے وقف کریں کہ مرکز کی طرف سے انہیں جہاں بھی تجارت کرنے کیلئے کہا جائے گا وہاں وہ جائیں گے اور اپنے ذاتی کاروبار کے ساتھ (   ) اور احمدیت کی دعوت الی اللہ بھی کرتے رہیں گے تجارت ایک ایسی چیز ہے جس میں انسان بغیر کسی خاص سرمایہ کے بہت تھوڑی محنت کے ساتھ کامیاب ہو سکتا ہے۔ جو لوگ اسطرف توجہ کریں گے وہ نہ صرف اپنے اور اپنے رشتہ داروں کیلئے روزی کا سامان پیدا کریں گے۔ بلکہ دین کی خدمت کیلئے چندہ بھی دے سکیں گے۔ اور سلسلے کی اشاعت کو بھی وسیع کرنے کا موجب بنیں گے ضرورت ہے کہ ہماری جماعت کے نوجوان اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اپنے آپ کو تجارت کے لئے وقف کریں اگر انہیں کام سیکھنے کی ضرورت ہوگی تو ہم کام سکھائیں گے انہیں تجارت کیلئے موزوں مقام بتائیں گے۔ انہیں کارخانوں سے مال دلوا دیں گے اور اگر کوئی مشکل پیش آئے گی تو اسکو دور کرنے کی کوشش کریں گے افریقہ میں ایسا ہی ہوا کہ بعض لوگ وہاں تجارت کے لئے گئے تو ہم نے انہیں اپنی ضمانت پر کارخانوں سے مال دلوایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑے عرصے میں ہی وہ لوگ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو گئے۔

جب سے اے یار! تجھے یار بنایا ہم نے
ہر نئے روز نیا نام رکھایا ہم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخصیات

چھیان شوئے سن

چین کے گائیڈڈ میزائلز اور خلائی ٹیکنالوجی کے بانی جناب چھیان شوئے سن کو امریکہ کی انٹرنیشنل ٹیکنالوجی انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے ۱۹۸۹ء کا ولارڈ ایف روکویل JR میڈل دیا گیا ہے۔ ان کے ساتھ دو غیر ملکی سائنس دانوں کو بھی یہ اعزاز حاصل ہوا ہے۔ ان میں سے ایک "ہائیڈروجن بم کے باوا" کے عرف سے مشہور امریکی ماہر طبعیات ڈاکٹر ایڈورڈ ٹیلر ہیں اور دوسرے سی ای آر این کی یورپین ریسرچ لیبارٹری کے مشیر، فرانسیسی ماہر طبعیات، ڈاکٹر روبرٹ کلا پیپش ہیں۔

اس اعزاز کے حصول پر دوستوں کی مبارکباد کا جواب دیتے ہوئے ۷۸ سالہ ڈاکٹر چھیان نے کہا "میرا کام، میری کامیابی اور میرا گھر، غرض کہ میرا سب کچھ چین میں ہے۔ چین کو طاقتور اور خوشحال بنانے کے لئے مجھے وہ سب کچھ کرنا ہی چاہیئے جو مجھ سے ہو سکے"۔

جب یہ خوشخبری چونگ نان ہائی میں پہنچی تو چینی کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری جیانگ زے مین اور وزیر اعظم لی پھنگ نے انہیں مبارکباد پیش کرنے اور قوم کی ترقی میں ان کی خدمات کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ان سے ملاقات کی۔ اس موقع پر جناب جیانگ زے مین نے انہیں "سینئر سکول میٹ"، کہہ کر پکارا، کیونکہ ان دونوں نے مختلف وقتوں میں ایک ہی یونیورسٹی، یعنی شنگھائی کی جیاؤ تھونگ یونیورسٹی سے گریجویشن کی تھی۔ ۔۔۔ چھیان نے ۱۹۳۴ء میں اور جیانگ نے ۱۹۴۷ء میں۔ یہ ملاقات بڑی دوستانہ اور بے تکلفانہ فضا میں ہوئی۔

مذکورہ امریکی انسٹی ٹیوٹ بنی نوع انسان کی بہبود کے پیش نظر ٹیکنالوجی کے بین الاقوامی تبادلوں کو فروغ دینے کے لئے قائم ہونے والی ایک عالمی سوسائٹی ہے۔ یہ ادارہ تخلیقی سائنسی تحقیق اور تعلیم، ٹیکنالوجی کے تبادلے، نئے تکنیکی معیار قائم کرنے اور اخلاقی معیار کو بلند کرنے کے لئے سائنس دانوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ ۱۹۸۲ء سے جاری ہونے والا یہ اعزاز اسے حاصل کرنے والے پہلے سائنسدان ولارڈ ایف روکویل JR کے نام سے منسوب ہے۔ یہ سائنسدان ایسٹروٹیک انٹرنیشنل کارپوریشن کے بورڈ کے چیئرمین اور چیف ایگزیکٹو افسر اور بورڈ آف روکویل انٹرنیشنل کے سابق چیئرمین ہیں۔ یہ میڈل ہر سال اس انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے زیادہ سے زیادہ تین افراد کو پیش کیا جاتا ہے اور یہ صرف ان سائنسدانوں کو دیا جاتا ہے جنہیں سائنس کی بین الاقوامی برادری میں غیر معمولی نمایاں مقام حاصل ہو۔ جن لوگوں کو یہ تمغہ دیا جاتا ہے، ان کے نام تقسیم تمغہ کے ساتھ ساتھ سائنس، ٹیکنالوجی اور انجنیئرنگ کے شعبوں کے عالمی سطح کے مشاہیر کی کتاب فہرست میں شامل کئے جاتے ہیں۔ اور وہ خودبخود امریکہ کی انٹرنیشنل ٹیکنالوجی انسٹی ٹیوٹ کے ممبر بھی بن جاتے ہیں۔ ڈاکٹر چھیان شوئے سن کو راکٹ اور گائیڈڈ میزائل ٹیکنالوجی، خلائی ٹیکنالوجی اور سسٹمز سائنس اور انجنیئرنگ کی ترقی میں ان کے پیش رَوانہ کردار کی بنا پر یہ اعزاز دیا گیا۔

جناب چھیان نے ۱۹۱۱ء میں شنگھائی میں آنکھ کھولی۔ انہوں نے بیجنگ میں پرائمری اور مڈل اسکول کی تعلیم مکمل کی اور شنگھائی کی جیاؤ تھونگ یونیورسٹی کے ریل روڈ میکینکس انجنیئرنگ کے شعبے سے گریجویشن کی۔ ۱۹۳۵ء میں وہ ایروناٹک انجنیئرنگ میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے چین سے رخصت ہو کر امریکہ کی میسیچوسیٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی میں داخل ہوئے جہاں انہوں نے جدید مکینکس کے بانی پروفیسر تھیوڈارون کارمین کی رہنمائی میں ایروڈائنامکس میں ڈاکٹریٹ حاصل کی۔

شروع میں ہی ڈاکٹر چھیان کیلیفورنیا انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کی گوگن ہائم ایروناٹیکل لیبارٹری کے پہلے راکٹ ریسرچ گروپ کے کلیدی رکن بن گئے۔ اس گروپ کے ڈائریکٹر پروفیسر ون کارمین تھے۔ بعد ازاں انہیں گوگن ہائم جیٹ پروپلشن لیبارٹری کا صدر بنا دیا گیا۔ انہوں نے ٹرانس سانک ایروڈائنامکس سمیت حرکیات کے کئی شعبوں میں پیش رَو کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ انہوں نے پروفیسر ون کارمین کے ساتھ مل کر ہائی سپر سانک فلو تھیوری پیش کی جس سے ایروڈائنامکس کی مزید ترقی کے لئے ایک بنیاد پڑ گئی۔ شہرۂ آفاق کارمین۔ چھیان فارمولا ہائی سب سانک ائیر کرافٹ کی ایروڈائنامک ڈیزائننگ میں استعمال کیا گیا۔ جناب چھیان نے ایف مالینا کے تعاون سے ۱۹۴۰ء کے عشرے میں سرفیس ٹو سرفیس (زمین سے زمین پر مار کرنے والے) میزائل اور ساؤنڈنگ راکٹ کی کامیاب ایجاد اور بعد ازاں کمپوزٹ۔ پروپیلینٹ راکٹ انجن کی تیاری کے لئے نظری بنیاد ڈالی۔

یہ بات قطعی طور پر توقع سے باہر تھی کہ ڈاکٹر چھیان کی کامیابی ان کی وطن واپسی کی راہ میں رکاوٹ بن کر حائل ہو جائے گی۔ عوامی جمہوریہ کے قیام کے چھ دن بعد جناب چھیان اور ان کی بیگم نے چین واپس آنے کا فیصلہ کیا۔ یہ خبر سن کر امریکی حکام حیران رہ گئے اور انہیں امریکہ چھوڑنے سے روکنا چاہا۔ امریکی بحریہ کے ایک بڑے افسر نے تو یہاں تک کہا کہ "چھیان کو امریکہ سے باہر جانے کی اجازت دینے کے بجائے میں انہیں گولی مار دوں گا۔ کیونکہ وہ امریکی دفاع کے بہت سے راز جانتے ہیں۔ وہ جہاں بھی جائیں فوج کے پانچ ڈویژنوں سے زیادہ طاقتور ہوں گے"۔

اگست ۱۹۵۰ء کی ایک رات ڈاکٹر چھیان اپنے کنبے کے ساتھ طیارے کے ذریعے واشنگٹن سے لاس اینجلز پہنچے تاکہ وہاں سے کینیڈا کے راستے چین آنے والی کوئی فلائٹ پکڑ سکیں لیکن لاس اینجلز کے امیگریشن والوں نے انہیں روک لیا ان کی تمام کتابوں اور نوٹ بکس کو جن کا وزن کوئی ۸۰۰ کلو تھا، ضبط کر لیا گیا، ان پر کمیونسٹ جاسوس ہونے کا جھوٹا الزام لگایا گیا اور انہیں حراست میں لے لیا گیا۔ بعد میں کیلیفورنیا انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے اساتذہ و طلباء نے ۱۵۰۰۰ امریکی ڈالر کے زر ضمانت سے انہیں رہا کروایا۔ پندرہ دن کی پوچھ گچھ کے دوران ڈاکٹر چھیان سے انسانیت سوز سلوک کیا گیا۔ رات کے وقت ان کا نگران ہر پندرہ منٹ کے بعد بتی جلاتا تھا۔ تاکہ وہ یہ دیکھ سکے کہ ڈاکٹر چھیان کیا کر رہے ہیں۔ رہائی کے وقت ان کا وزن پہلے سے ۳۰ پونڈ کم تھا۔

سخت نگرانی میں پانچ سال گزارنے کے بعد آنجہانی وزیر اعظم چو این لائی کی مداخلت نیز پولینڈ میں مقیم چینی سفیر اور سوئٹیزرلینڈ میں مقیم امریکی سفیر کے درمیان جنیوا میں ہونے والی بات چیت کے نتیجے میں جناب چھیان اور ان کے کنبے کو اکتوبر ۱۹۵۵ء میں امریکی حکومت کی طرف سے چین لوٹنے کی اجازت ملی۔

ڈاکٹر چھیان کی وطن واپسی کے فوراً بعد آنجہانی چیئرمین ماؤزے تنگ نے ان سے ملاقات کی اور انہیں زیادہ سے زیادہ پوسٹ گریجویٹ طالب علم تیار کرنے کا کام سونپا۔ آنجہانی وزیر اعظم چو این لائی نے چین کی سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے بارے میں ان کی رائے معلوم کی۔ آنجہانی جنرل چھن گینگ نے بھی ان سے ملاقات کی اور اس موقع پر انہوں نے جو پہلا سوال اٹھایا وہ یہ تھا کہ "کیا ہم چینی بھی اپنی میزائل بنا سکتے ہیں؟" ڈاکٹر چھیان نے اس کا ان الفاظ میں جواب دیا، "چینی لوگ یقیناً کند ذہن نہیں، بے شک بنا سکتے ہیں"۔ کچھ عرصے کے بعد ڈاکٹر چھیان نے دفاعی مقصد کے لئے چین کی اپنی ایوی ایشن انڈسٹری کا ایک ترقیاتی منصوبہ مرتب کیا۔ اپریل ۱۹۵۶ء میں وہ چین میں راکٹوں، میزائلوں اور سپیس کرافٹ پر ہونے والے تحقیقی کام کے نگران بن گئے۔

ڈاکٹر چھیان متعدد ملے جلے سائنسی علوم پر تحقیقی کام کے بھی بانی ہیں۔ ان کے سسٹمز سائنس اور انجنیئرنگ سے متعلق نظریے کو چینی معیشت کی ترقی میں متعارف کرایا گیا۔ انسانی جسم کو مکمل طور پر سمجھنے کی غرض سے وہ مافوق النفسیاتی قوتوں پر تحقیق کی حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ پیشین گوئی بھی کی ہے کہ اگلی صدی ذہن رکھنے والی مشینوں کی صدی ہوگی۔ اور یہ ٹیکنالوجی انسانی زندگی پر نیوکلیائی، سپیس اور کمپیوٹر ٹیکنالوجی سے کہیں زیادہ گہرا اثر ڈالے گی۔

بیرون ملک سے وطن واپسی کے بعد ڈاکٹر چھیان علی الترتیب چین کی وزارت قومی دفاع کے تحت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے وائس چیئرمین اور چیئرمین، اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے کمیشن برائے قومی دفاع کے ڈپٹی ڈائریکٹر (نائب وزیر) کے عہدے پر فائز رہے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ کئی سائنسی ایسوسی ایشنز اور کمیشنز کے رہنما رکن بھی رہ چکے ہیں۔ اس وقت وہ چائینز سائنٹسٹس ایسوسی ایشن کے چیئرمین، چینی عوام کی سیاسی مشاورتی کانفرنس کی قومی کمیٹی کے نائب چیئرمین، چائینز اکیڈمی آف سائنسز کے ایگزیکٹو چیئرمین اور اس کے ریاضی اور طبعیات کے ڈویژن کے رکن، چین کی انسانی جسم کی تحقیقی انجمن، چین کی سسٹمز انجنیئرنگ کی سوسائٹی اور چینی انجمن برائے خلابازی کے اعزازی صدر ہیں۔

مکرم حضرت صوفی غلام محمد صاحب بطور مربی ماریشس ۱۵ جون ۱۹۱۵ء کو ماریشس پہنچے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

امۃ الرفیق لبنیٰ

منور ناصرہ صاحبہ

کہا جاتا ہے کہ تم ایسے بنو کہ جب تم زندہ رہو تو لوگ تم سے ملنے کی خواہش کریں اور جب فوت ہو جاؤ تو تمہاری یاد میں روئیں۔ باجی بڑی جب زندہ تھیں تو ان سے ملنے کی خواہش ہوتی تھی۔ اور اب جب فوت ہو گئی ہیں تو جو شخص بھی ان سے تعلق رکھتا تھا ان کی یاد میں اشکبار ہے۔

"ہر ایک نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔" یہ ایسا قانونِ قدرت ہے جس سے کسی بشر کو فرار ممکن نہیں۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔ تو اپنے پیچھے بے شمار حسین یادیں چھوڑ جاتے ہیں اور اپنی اچھی یادوں کے ذریعہ وہ پیچھے رہنے والوں کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں گو بظاہر آنکھیں انہیں دیکھ نہیں پاتیں۔ ایسے ہی خوش نصیب لوگوں میں سے ایک میری ماموں زاد بہن باجی بڑی تھیں جن کو اس دنیا سے رخصت ہوئے تین ماہ کا عرصہ ہونے والا ہے۔ وفات کے وقت آپکی عمر ۴۸ سال تھی۔

میرے ننھیال میں سب سے بڑی ہونے کی وجہ سے سبھی انہیں باجی بڑی کے نام سے بلاتے تھے۔ آپ محترم محمد عبداللہ صاحب آف میاں خاناں والی رفیق حضرت اقدس کی پوتی اور مکرم عبدالخالق صاحب کارکن صد سالہ جوبلی فنڈ کی اہلیہ تھیں آپ نے اپنی زندگی سے یہ ثابت کر دیا کہ آپ واقعی باجی بڑی تھیں۔ آپ ابھی تقریباً سات سال کی ہی تھیں کہ آپ کے والد صاحب کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ ساری عمر یتیمی کی حالت میں گذاری۔ آپ کی والدہ صاحبہ نے مثالی صبر و استقلال سے تین بیٹیوں اور ایک بیٹے کو پالا۔ باجی بڑی کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ بچپن ہی سے بہت شاکر تھیں۔ دوسرے بچوں کی طرح کبھی کسی چیز کے نہ ملنے پر ضد نہ کرتیں ۱۹۶۴ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ۲ بیٹوں اور ۲ بیٹیوں سے نوازا گھر میں ہر قسم کے حالات دیکھے۔ مالی تنگی بھی بہت دیکھی مگر اپنے شوہر محترم سے کبھی کسی قسم کا شکوہ نہ کیا اور نہ ہی کسی تکلیف کا اظہار کیا۔ آپ کی شادی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ میاں بیوی میں مثالی پیار و محبت تھا۔ اپنے شوہر محترم کی چھوٹی سے چھوٹی ضروریات کا خیال رکھتیں۔ دونوں میں ایک طرح کی دوستی بھی تھی لیکن ایک دوسرے کا احترام بھی کرتے۔ اپنی زندگی میں بہت خوش تھیں کہ اللہ تعالےٰ نے بہت فضلوں سے نوازا ہے۔ جب بھی کوئی پوچھتا کہ مالی تنگی کی وجہ سے کوئی پریشانی تو نہیں تو کہتیں کہ میری دولت اور جائیداد تو میری اولاد ہے۔ خدا انہیں سلامت رکھے اور کامیابی دے مجھے تو کسی چیز کی کمی نہیں۔

بچوں کی مثالی تربیت کی۔ کسی بچے نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی۔ بچوں کو یہ کہا کرتی تھیں کہ گھر میں ایسے رہو کہ جیسے کوئی رہتا ہی نہیں۔ بچوں کی ایک ایک بات کو غور سے سنتیں ان کے دوستوں کی ہوسٹل کی ساری تفصیل سنتیں اور باتوں باتوں میں نصیحتیں بھی کرتی جاتیں۔ آپ کے دل میں یہ تڑپ تھی کہ بچے دین و دنیا کی اعلیٰ کامیابیاں حاصل کریں۔ ایک دفعہ آپ کے بڑے بیٹے کو دارالحمد ہوسٹل میں چند مقابلہ جات میں انعامات ملے۔ انعامات کے ملنے پر خوش بھی بہت تھیں لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی کہتی جاتیں کہ دنیا کی ترقی کے ساتھ دین کی ترقی بھی ضروری ہے۔

بچوں سے محبت کا یہ عالم تھا کہ پتہ اور جگر میں پتھری ہونے اور یرقان کی وجہ سے بہت زیادہ درد ہو رہی ہے اور ڈاکٹر نے اسی دن ہسپتال میں داخل کروانے کو کہا ہے مگر اسی روز آپ کی بڑی بیٹی کو بی ایس سی فائنل ائیر کا امتحان دینے بھی جانا ہے تو آپ نے باوجود اتنی تکلیف کے خود اٹھ کر ناشتہ بنایا کہ میری بیٹی میری تکلیف کی شدت کو محسوس نہ کرے اور ٹھیک طریقہ سے امتحان دے سکے۔ جاتے ہوئے جب آپ کی بیٹی رونا شروع ہو گئی تو آپ سے برداشت نہ ہو سکا کہنے لگیں کہ اگر میرے آپریشن کروانے سے تم روؤ گی تو میں آپریشن نہیں کرواتی جب تمہارے امتحان ختم ہوں گے پھر کرواؤنگی۔ بچے گھر سے باہر جاتے تو دور تک انہیں دیکھتی رہتیں اور دعائیں پڑھ کر پھونکتی رہتیں۔ کسی بچے کا امتحان ہوتا تو راتوں کو اٹھ اٹھ کر اور تہجد میں گڑگڑا کر دعائیں کرتیں۔ آپ کی یہ صفت بڑی نمایاں تھی کہ بچوں کو محنت کی بہت تاکید کرتیں اور پھر دعائیں بھی بہت کرتیں۔ اس کے بعد اگر کبھی کسی بچے کے نمبر کم آتے تو کبھی ناشکری کا لفظ منہ سے نہ نکالتیں بلکہ یہی کہتیں کہ خدا کا شکر ہے اس نے جو کیا ہے بہتر کیا ہے۔

بچوں کے ساتھ سلوک بہت دوستانہ تھا۔ ہر کام ان کے مشورہ سے کرتیں۔ ان کی ذرا سی تکلیف بھی برداشت نہ کر سکتیں۔ آپ کا میجر آپریشن ہوا۔ چھٹی والے دن آپ کی بیٹی آپ کا حال پوچھنے ہسپتال آئی تو اس کے آنے سے پہلے آپ کہنے لگیں کہ مجھے سہارا دے کر بٹھا دو کیونکہ میری بچی ابھی امتحان دے کر میرا حال پوچھنے آ رہی ہے۔ مجھے لیٹے ہوئے دیکھ کر اسے دُکھ نہ ہو۔ اسی طرح آپریشن کے بعد جب آپ کے بھائی امریکہ سے آپ کی بیماری کا سُن کر آئے تو آپ کو نقاہت بہت زیادہ تھی لیکن بہت ہمت اور حوصلہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئیں کہ میری تکلیف دیکھ کر بھائی کو تکلیف نہ ہو۔ بہن سے محبت کی وجہ سے جب بھائی آپ کو اس بے دلی اور تکلیف کی حالت میں دیکھ کر روئے تو تسلی دیتے ہوئے کہنے لگیں کہ دیر تم آگئے ہو میری ساری تکلیفیں دور ہو گئیں ہیں۔ بچوں کے حوصلوں کو بلند رکھنے کے لئے بار بار یہی کہتیں کہ میں گھر جاؤں گی تو فلاں کام کروں گی جو بھی آپ کا حال پوچھتا باوجود شدید تکلیف کے مسکرا کر یہی کہتیں ٹھیک ہوں میرے اور میرے بچوں کے لئے دعا کرنا۔

بچوں سے محبت کی شدت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ آپریشن سے پہلے ڈاکٹر نے کہا کہ خون کی بوتلیں چاہئیں۔ آپ کے ایک بیٹے نے خون دے دیا۔ جب دوسرا بیٹا بھی دینے لگا تو آپ کو پتہ چل گیا۔ فوراً وارڈ سے اُٹھ کر آئیں اور کہنے لگیں کہ میرے بچوں سے خون کی بوتلیں نہ لو۔ ان کے سالانہ امتحان ہو رہے ہیں اور میں بیمار ہوں ان کا خیال کون رکھے گا اور یہاں تک کہا کہ اگر ان سے خون لیا تو میں آپریشن نہیں کراؤں گی۔

آپ اس بات سے بہت خوش ہوتیں جب آپ کے بچے جماعت کی خدمت کرتے ڈیوٹی والے دن خود صبح اُٹھ کر پورے اہتمام اور خوشی سے بھجواتیں۔ نمازوں کی خود بھی پابندی کرتیں اور بچوں سے بھی پڑھواتیں۔ اٹھتے بیٹھتے واقعاتی رنگ میں بچوں کو دین کی باتیں سکھاتیں آپ کے ایک بیٹے کو ۸، ۹ سال کی عمر میں پنجگانہ نمازوں میں باقاعدگی پر "بیت البشیر" کی چابیاں دی گئیں۔ اپنے بیٹے کے اس چھوٹی عمر میں اتنے بڑے اعزاز پر بہت خوش تھیں۔ مجھے ابھی بھی یاد ہے کہ اس وقت آپ کے پور پور سے خوشی پھوٹ رہی تھی بار بار اپنے بچے کو پیار کرتیں۔ دعائیں دیتیں اور خدا کا شکر ادا کرتیں۔

آپ سب سے محبت کرتیں۔ اگر رات کے بارہ بجے بھی آپ کو یہ اطلاع ملتی کہ آپ کی بہن ربوہ آئی ہیں تو آپ اسی وقت ملنے آتیں۔ اسی طرح جب بھی کوئی آپ کے گھر جاتا تو بہت خوش ہو کر ملتیں اور حسبِ توفیق ضرور خاطر مدارات کرتیں۔ آپریشن سے پہلے میں آپ کا پتہ کرنے گئی تو اگرچہ بیمار تھیں اور میرے منع کرنے کے باوجود دروازے تک مجھے چھوڑنے آئیں۔ جو بھی ان کی صحت کے بارے میں ان کا حال پوچھنے جاتا۔ بہت خوش ہوتیں اور ان کا شکریہ ادا کرتیں۔

اللہ تعالےٰ سے محبت کا عجیب انداز تھا۔ میں نے ایک واقعہ سنا جو مجھے بہت اچھا لگا۔ ربوہ بنے ابھی تھوڑا عرصہ ہی ہوا تھا کہ ایک دفعہ بہت زور سے طوفانی سُرخ آندھی چلی۔ باجی بڑی کی چھوٹی بہن ڈر کے مارے صحن میں نماز پڑھ رہی تھیں اور رو رو کر دعائیں مانگ رہی تھیں خدایا ایک دفعہ گناہ بخش دے۔ آپ باہر آئیں اور کہنے لگیں کہ اب اگر ایک دفعہ خدا تعالیٰ سے گناہ بخشوا لیے تو آئندہ جو گناہ ہوں گے ان کو کون بخشے گا۔ کتنا پیارا انداز ہے اپنی عبودیت ظاہر کرنے کا۔

آپ بہت باغیرت تھیں۔ جیسے بھی حالات ہوتے کبھی کسی سے مدد نہ مانگتیں۔ اگر کبھی کسی سے کام کروانا ہوتا تو رقم پہلے پکڑاتیں۔ اور بعد میں کام کرواتیں۔ آپ کی طبیعت میں مزاح کا عنصر بہت زیادہ تھا۔ اس وجہ سے بچے آپ سے بہت جلد مانوس ہو جاتے شادیوں اور دیگر تقریبات میں رونق باجی بڑی کی وجہ سے ہوتی تھی۔ پھیکی محفل میں بھی جان ڈال دیتی تھیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بہت خوبصورت آواز دی تھی۔ اجلاسوں میں نظم بہت خوش الحانی سے پڑھتیں۔ گھر میں بھی بسا اوقات حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اولاد کے حق میں دعائیہ اشعار گنگناتی رہتیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ سے بہت گہری محبت رکھتیں۔

آپ کے سسرال میں کچھ گھرانے غیر از جماعت ہیں آپ نے زبانی دعوت الی اللہ کے علاوہ اپنے اعمال اور اخلاق سے بھی اثر ڈالا اور سسرال میں اپنے لئے بڑا باعزت مقام بنایا خاندان بانی سلسلہ سے بھی بہت محبت و عقیدت رکھتیں۔ ان سے ملاقات پر بہت خوش ہوتیں۔

اپنے حلقہ میں سیکرٹری تربیت اور سیکرٹری خدمت خلق کا کام کیا اور وفات تک اسی عہدہ پر تھیں۔ چندے باقاعدگی سے ادا کرتیں۔ کوشش یہ کرتیں کہ سیکرٹری مال کو چندہ لینے کی غرض سے ان کے گھر نہ آنا پڑے بلکہ اپنا اپنے بچوں اور اپنے میاں کا چندہ پہلے ہی ادا کر دیتیں۔ اپنی زبان ہر وقت ذکر الٰہی سے تر رکھتیں گھر میں کام کاج کے دوران تسبیح کرتی جاتیں۔

آپ میں خدمت خلق کا جذبہ خاصا زیادہ تھا۔ اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کرتیں کہ جو فیس نہ دے سکیں انہیں مفت ٹیوشن پڑھاؤ۔ ہسپتال میں بیماری کے دوران اپنے حصے سے دوسرے مریضوں میں پھل تقسیم کروائیں۔ آپ کے ساتھ والے بیڈ کی مریضہ دیہات کی تھیں۔ جتنا عرصہ وہ آپ کے ساتھ رہی اس کا صبح کا ناشتہ کرواتیں۔ ایک دفعہ کسی بچے کو دیکھا کہ وہ بارش میں بغیر سوئیٹر کے محلے میں چیزیں بیچ رہا ہے تو فوراً اپنے بچے کا سوئیٹر اسے دے دیا۔

آپ نے اپنی والدہ کی بھی بہت خدمت کی ان پر جان دیتی تھیں۔ آپ کی اپنی بیماری سے قبل آپ کی والدہ صاحبہ گر گئیں۔ اور چوٹ لگ گئی تو ان کی خدمت میں دن رات ایک کر دیا۔ وہ کسی وقت بھی آواز دیتیں تو باجی بڑی پاس موجود ہوتیں ان کی صحت کے لئے رو رو کر دعائیں کرتیں۔

آپ حتی الوسع یہ کوشش کرتیں کہ کسی کی غیبت نہ کی جائے۔ جب سب اکٹھے ہوتے اور کسی اور کے متعلق باتیں کرنے لگتے تو آپ بات بدلنے کی کوشش کرتیں اور آخر کہہ دیتیں کہ کسی کے بارے میں کیا باتیں کرنی ہیں ہم اپنی باتیں کرتے ہیں۔ رات کو سونے سے پہلے بہت دعائیں کرتیں اور آخر میں یہ کہتیں کہ اے اللہ میں اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو تیری حفاظت میں دیتی ہوں آپ کو اکثر سچی خوابیں آتیں۔ ہمارے موجودہ پیارے امام کے مسند امامت پر آنے سے پہلے انہیں اس بارے میں خواب آئی جو آپ نے بعد میں حضور ایدہ اللہ کو سنائی حضور ایدہ اللہ نے پورا خواب سنا اور بہت پیار اور شفقت کا اظہار فرمایا۔ آپ اس پر بہت خوش تھیں۔ حضور کی جدائی سے بہت غمگین رہتیں اور ملاقات کی شدید خواہش رکھتی تھیں۔ خود حضور ایدہ اللہ کو دعائیہ خط لکھتیں۔

اپنی وفات سے ڈیڑھ سال قبل وصیت کروائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصیت کے بعد اپنے اندر نمایاں اور پاک تبدیلی پیدا کی۔ خاندان میں اگر کسی سے ناراضگی تھی تو خود جا کر منایا۔ کسی بھی جگہ ملتیں تو فوراً پہلے سلام کرتیں۔

باجی بڑی نے آخری دنوں میں بھی جبکہ آپ بہت زیادہ بیمار اور تکلیف میں تھیں کبھی بھی خدا تعالیٰ سے شکوہ کا یا ناشکری کا جملہ منہ سے نہیں نکالا تھا اور نہ ہی موت کی خواہش کی بلکہ جب تکلیف بہت زیادہ بڑھ جاتی تو یہ دعا کرتیں اے شافی شفا دے۔ شفا دے میرے پیارے آقا مجھے شفا دے میں پہلے سے بڑھ کر تیری عبادت کروں گی۔ آپ نے اپنے اس حوصلے کو آخری وقت تک قائم رکھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ باجی بڑی کے اعلیٰ درجات کے لئے دعا کریں۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ نیز ان کے خاوند محترم، بھائی بہنوں بچوں اور بزرگ والدہ صاحبہ کے لئے بھی خصوصی دعائیں کریں ان کیلئے یہ زخم بہت بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے دلوں کو سہارا دے اور ان کی کفالت فرمائے اور اس غم کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کا خط ملا

مکرم محمد عبدالرشید صاحب لندن سے لکھتے ہیں
"کل میں مکرمی بھائی جان کے گھر گیا تو ان کے ہاتھ میں الفضل کا تازہ پرچہ تھا۔ فرمانے لگے کہ اب تو نسیم سیفی صاحب نے اخبار کا STANDARD (معیار) کافی بلند کر دیا ہے، اخبار میں جان پڑ گئی ہے، مختلف قسم کے مضمون لکھے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب لکھنے والوں کا بھلا کرے"۔

یہ ریمارکس مکرم و محترم ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ کے ہیں۔ ہم آپ کے ممنون ہیں کہ آپ نے الفضل کے متعلق اتنے پیارے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ اس اخبار کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات، اپنے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے خطبات اور دیگر ارشادات اور باقی آئمہ احمدیت (قدرت ثانیہ کے مظہر اول، ثانی اور ثالث) کے خطبات اور ارشادات اور دیگر مذہبی امور سے متعلق اور واقفیت عامہ سے تعلق والی باتیں شائع کر کے الفضل کو زیادہ سے زیادہ مفید بنا سکیں۔ (ادارہ)

برطانیہ میں توہم پرستی

برطانیہ میں نیک شگوں اور بد شگونی کی پوری ڈکشنری چھپی ہے اس میں کئی ہزار شگون لکھے گئے ہیں اور انہیں پڑھ کر تو یوں لگتا ہے کہ انگلستان والوں سے بڑھ کر وہمی اور کوئی نہیں۔ ظاہر ہے کتاب میں نئے پرانے سارے ہی اعتقادات اکٹھے کئے گئے ہیں۔ مثلاً چاندنی میں نہ سونا چاہیئے انسان پاگل ہو جاتا ہے یا پھر یہ کہ جس رسی کا پھندا بنا کر کسی کو پھانسی دی گئی ہو وہ رسی بڑی بھاگوان ہوتی ہے یہ طے کرنا بہت مشکل ہے کہ سارے وہم کیسے اور کب شروع ہوئے خواب میں اپنے دانت گرتے ہوئے دیکھنا۔ بہت بُرا شگون ہے۔ صبح سویرے سب سے پہلے کسی اپاہج کا منہ دیکھنا اچھا نہیں ہوتا۔ چڑیا اگر بے موسم گائے تو سمجھئے کہ خیر نہیں۔ یہ سارے اعتقاد کافی اہم ہیں۔ لیکن اٹھارویں صدی میں تعلیم کے اثرات ظاہر ہوئے اور لوگوں نے معقولیت پسندی اختیار کی تو حالات بدل گئے۔ توہم پرستی زائل ہونے لگی اور پھر انیسویں صدی کے خاتمے تک یہ سارے عقیدے دادا پڑدادا کی کہانیاں بن کر رہ گئے۔ پھر بھی حقیقت یہ ہے کہ بہت سے وہم ابھی باقی ہیں یہ الگ بات ہے کہ اب لوگ ان کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ کوئی کام سرانجام پانے کی توقع ہو اور خوف ہو کہ کہیں کوئی گڑبڑ نہ ہو جائے تو لوگ اب بھی ہاتھ کی ایک انگلی دوسری انگلی پر چڑھا کر نتیجے کا انتظار کرتے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ یوں یہ انگلیاں کراس کرنے سے ان کی اپنی مراد پوری ہو جائے گی۔ اسی طرح لوگ ماشاءاللہ کی جگہ قریب کسی لکڑی کو ہاتھ لگاتے ہیں تاکہ بری نظر نہ لگے۔ دیوار کے ساتھ سیڑھی لگی ہو تو پیدل چلنے والے اب بھی اس کے نیچے سے نہیں گذرتے گھر کے اندر یا چھت کے نیچے چھتری بھی نہیں کھولتے سب بدشگونیاں ہیں۔ سالگرہ کا کیک کٹتے وقت جو دعا مانگی جاتی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے بشرطیکہ کسی کو بتائی نہ جائے۔ لوگ دولہا دلہن پر رنگین کاغذوں کے چھوٹے چھوٹے پرزے پھینکتے ہیں۔ انہیں پتہ نہیں کہ کسی زمانے میں گیہوں کے دانے اسی طرح پھینکے جاتے تھے تاکہ بہت سارے بچے پیدا ہوں۔ جمعے کے روز تیرہ تاریخ کو بہت برا سمجھتے ہیں اور نحس جانتے ہیں۔ تیرہ تاریخ کو منحوس سمجھتے ہیں۔ بعض گلیوں میں تیرہ نمبر کے مکان ہوتے ہی نہیں۔ ان عقیدوں کی جو ڈکشنری چھپی ہے اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ وہم لوگوں کو ورثے میں ملے ہیں اور محض عادتاً وہ انہیں مانتے ہیں ورنہ آج کا پڑھا لکھا انسان اس جھنجھٹ میں نہیں پڑ سکتا یہ الگ بات ہے کہ ۱۹۷۰ء میں برطانیہ کی شہزادی این کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور وہ اسے ہسپتال سے گھر لے جانے لگی تو کار کی پچھلی سیٹ کی بجائے وہ اگلی سیٹ پر بیٹھیں۔ لوگوں نے کہا کہ حفاظت کے خیال سے انہیں پیچھے بیٹھنا چاہیئے تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ انہیں بتایا گیا ہے کہ ماں کا پچھلی سیٹ پر بیٹھنا بدشگونی ہوتا ہے۔

افریقی ہاتھی

افریقہ میں ہاتھیوں کو دس سال سے بے دریغ مارا جا رہا ہے۔ دنیا میں ہاتھی دانت کی اتنی زیادہ مانگ ہے اور اس کاروبار میں اتنا منافع ہے کہ چوری چھپے ہاتھی مارنے والے شکاری خود اپنی جان کی پروا کئے بغیر افریقی جنگلوں میں گھس کر اور لاکھوں خطرے مول لے کر ہاتھی مارے چلے جا رہے ہیں۔ افریقہ کے بعض ملکوں میں ہاتھی کی نسل بالکل ختم ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس کا اندازہ آپ یوں لگا لیجئے کہ دس سال پہلے افریقہ میں تقریباً تیرہ لاکھ ہاتھی تھے۔ اب صرف چھ لاکھ بچے ہیں۔ ہاتھی دانت کی سب سے زیادہ مانگ جاپان میں تھی لیکن جب دنیا میں شور پڑا کہ ہاتھیوں کی نسل ختم ہونے والی ہے تو جاپانیوں نے ہاتھی دانت کی درآمد پر پابندی لگا دی۔ جتنے ہاتھی پورے یورپ اور امریکہ میں خریدے جاتے تھے اس سے بھی زیادہ ہاتھی دانت جاپان میں فروخت ہوتے تھے۔ وہاں سے لوگوں نے اتنا منافع کمایا ہے کہ خیال ہے کہ یہ تاجر اب بھی ہاتھی مارنے سے باز نہیں آئیں گے اور جیسے بھی بنے گا اپنا مال وہاں پہنچاتے رہیں گے۔ اس مسئلے کا ایک حل یہ ہے کہ عام لوگ ہاتھی دانت کی بنی ہوئی چیزیں چھوڑ دیں اور دوسرا حل یہ ہے کہ جن افریقی ملکوں میں لالچی تاجر ہاتھیوں کا قتل عام کر رہے ہیں ان ملکوں کو امداد دی جائے تاکہ جنگلوں میں چوکیداری کا نظام قائم کیا جائے اور شکاریوں کو انکے شکار سے پہلے دبوچ لیا جائے۔

چاہیئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 27244 - میں چوہدری محمد یوسف باجوہ ولد چوہدری عبداللہ خانصاحب باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ککھانوالی ضلع سیالکوٹ حال 29/5 دارالیمن غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 13/8/89 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے - (1) زرعی زمین برقبہ 9 کنال مالیتی -/28,000 روپے واقع ککھانوالی ضلع سیالکوٹ - اسوقت مجھے مبلغ -/2705 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ -/1600 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا - اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی - میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - العبد- محمد یوسف باجوہ 29/5 دارالیمن غربی ربوہ - گواہ شد نمبر1- بشیر احمد ولد چوہدری جان محمد صاحب 7/2 دارالیمن غربی ربوہ - گواہ شد نمبر2- ناصر احمد 16/3 دارالیمن غربی ربوہ۔

مسل نمبر 27245 :- میں مرزا محمد اسلم ولد مرزا غلام احمد صاحب قوم مغل پیشہ تجارت زمیندارہ عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھڑ کرم سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 21/8/89 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے - (1) زمین 2½ گھماؤں واقع لدھڑ کرم سنگھ مالیتی -/1,22,500 روپے (2) ٹیوب ویل ½ حصہ مالیتی -/16,000 روپے (3) دکان منیاری مالیتی -/8,000 روپے (4) بھینس -/8,000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/18,000 روپے سالانہ بصورت تجارت مل رہے ہیں اور مبلغ -/28,000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - العبد- مرزا محمد اسلم ولد مرزا غلام احمد لدھڑ کرم سنگھ P.O پاکھوکے تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ- گواہ شد نمبر1- مرزا فضل حق وصیت نمبر 7096- گواہ شد نمبر2- محمد عبداللہ باجوہ وصیت نمبر 6222-

مسل نمبر 27246 :- میں عذرا پروین زوجہ مرزا محمد اسلم صاحب زرگر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھڑ کرم سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 21/8/89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے - (1) مکان مالیتی پچاس ہزار روپے - (2) حق مہر -/1000 روپے (3) زیورات طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی -/3300 روپے - اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ- عذرا پروین اہلیہ مرزا محمد اسلم صاحب زرگر لدھڑ کرم سنگھ P.O پاکھوکے ضلع سیالکوٹ- گواہ شد نمبر1 مرزا فضل حق وصیت نمبر 7096- گواہ شد نمبر2- محمد عبداللہ باجوہ- وصیت نمبر 6222 - معلم وقف جدید
چک 9 پنیار ضلع سرگودھا- گواہ شد نمبر1 ظفر اللہ خاوند موصیہ- گواہ شد نمبر2- فضل احمد

مسل نمبر 27247 :- میں رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد اسلم صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت ساکن چک 9 پنیار ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2/7/89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- (1) حق مہر بذمہ خاوند مالیتی -/1000 روپے (2) زیورات طلائی 8 تولہ مالیتی -/27,000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ- رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد اسلم صاحب چک نمبر 9 پنیار P.O خاص ضلع سرگودھا- گواہ شد نمبر1- آصف محمود پسر موصیہ- گواہ شد نمبر2- فضل احمد معلم وقف جدید-

مسل نمبر 27248 :- میں نعیم اختر زوجہ ظفر اللہ صاحب قوم ہنجرا پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت 1974ء ساکن چک 9 پنیار P.O خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2/7/89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے -

(1) حق مہر -/2000 روپے وصول شدہ- (2) زیورات طلائی 3 تولہ مالیتی -/10,000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ- نعیم اختر زوجہ ظفر اللہ صاحب

مسل نمبر 27249 :- میں عابدہ اختر زوجہ چوہدری اختر نواز صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 9 پنیار ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 5/7/89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے - (1) حق مہر -/15,000 روپے (2) زیورات طلائی وزنی تقریباً 7 تولہ مالیتی -/40,000 روپے- اس وقت مجھے -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ- عابدہ اختر زوجہ چوہدری اختر نواز صاحب- چک 9 پنیار P.O خاص ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر1- آصف محمود برادر موصیہ- گواہ شد نمبر2- فضل احمد معلم وقف جدید-

خدام کے مطالعہ کیلئے کتاب

مطالعہ کتب سلسلہ کے ضمن میں ماہ جنوری 1990ء میں خدام کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "حقیقۃ المہدی" مقرر کی گئی ہے- خدام بھائیوں سے التماس ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ کریں- قائدین سے گزارش ہے کہ وہ مطالعہ کرنے والوں کی معین تعداد سے مرکز کو مطلع فرمائیں-

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر جماعت احمدیہ مرالہ کو تین ماہ کیلئے نظر بند کر دیا گیا

تحفظ امن عامہ کے آرڈی ننس کے تحت ڈی سی گجرات کی کارروائی

نظارت امور عامہ کی طرف سے اطلاع دی گئی ہے کہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب صدر جماعت احمدیہ مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈپٹی کمشنر) جناب شوکت علی رانا صاحب کے حکم سے تحفظ امن عامہ کے آرڈی ننس کے تحت تین ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا ہے۔

واقعات کے مطابق ۵ر دسمبر ۱۹۸۹ء کی شام پولیس مکرم چوہدری صاحب موصوف کے گھر آئی اور انہیں متعلقہ حکم دکھا کر گرفتار کر لیا۔ رات انہیں تھانہ پاہڑانوالی میں رکھا گیا اور صبح ۶ر دسمبر کو ڈسٹرکٹ جیل گجرات منتقل کر دیا گیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے حکم نامہ میں کہا ہے کہ چوہدری محمد شریف صاحب کی سرگرمیاں امن عامہ کے منافی ہیں۔ ان کی گرفتاری کے سلسلہ میں جو وجوہات بیان کی گئی ہیں ان میں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ پولیس کی مہیا کردہ رپورٹوں کے مطابق آپ ایک جنونی (FANATIC) احمدی ہیں اور باوجود اس کے کہ حکومت پاکستان کی طرف سے مسلمان طالب علموں کو احمدیت کی تبلیغ کرنے پر پابندی ہے آپ ایسا کر رہے ہیں۔ جس سے مسلمان آبادی میں ناراضگی پائی جاتی ہے۔ اور باوجودیکہ آپ کو بار بار زبانی طور پر اس بارے میں خبردار کیا گیا ہے۔ آپ اس سے باز نہیں آ رہے۔ اس وجہ سے امن و امان کی صورت حال خراب ہو رہی ہے۔

دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ آپ چک سکندر میں احمدیوں اور مسلمان آبادی کے درمیان بدامنی پیدا کر رہے ہیں۔ اور اس تنازعہ کو تحصیل کی حدود سے باہر پھیلا رہے ہیں۔ اس وجہ سے بھی آپ کی سرگرمیاں امن و امان کیخلاف ہیں۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ آپ کی سرگرمیاں عمومی طور پر اس علاقے میں امن و امان کے خلاف ہیں اور آپ مسلمان آبادی میں اشتعال پیدا کرنے کا سبب بن رہے ہیں۔

میمورنڈم آف گراؤنڈز کے آخر میں کہا گیا ہے کہ آپ کو آزادی ہے کہ اس حکم نامے کے خلاف حکومت کے پاس اپیل کر سکتے ہیں۔

OFFICE OF THE DISTRICT MAGISTRATE GUJRAT.

Memorandum of Grounds.

The order passed under clause(a) sub-section (1) of Section 3 of West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance, 1960, which has been conveyed to you, is based on the following grounds:-

1) That according to the police report you were reported to be a fanatic Ahmedi and despite prohibition from the Government of Pakistan on preaching of " AHMADIYYAT " to the Muslim students, you continued to do the same to the general annoyance of the Muslim community and despite of number of verbal warnings you are not desisting from the above said activities and thereby causing disturbance in maintenance of law and order.

2) That you were also actively involved in creating law and order situation between Ahmedis and Muslims in Chak Sikandar incident and tried to spread out the above said incident even beyond the Tehsil Kharian. Thereby your activities are prejudicial to the public peace and tranquility.

3) That your activities are essentially prejudicial to the general peace and tranquility in the area and your act is going to exacerbate feelings of the Muslim community.

4) That you are at liberty to make a representation to the Government against this order.

District Magistrate,
Gujrat.

To

Muhammad Sharif Ahmad son of
Shah Muhammad, Caste Jat/Wariach,
resident of Murala now Phalia.

خبریں

ملکی خبریں

• سانگی ریلوے سٹیشن پر ہونے والے ریل کے حادثہ میں جاں بحق ہونے والے افراد کی تعداد ۳۵۰، ہو گئی ہے۔ ۱۴۳، نعشیں ورثا کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ مختلف ہسپتالوں میں ۴۰۰، افراد زیر علاج ہیں جن میں سے ۱۰۰، کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ ایسے ہی ۱۲، بچوں کی نعشیں لاوارث پڑی ہیں۔

• وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سانگی ریلوے سٹیشن پر بہاؤ الدین زکریا ایکسپریس کو پیش آنے والے المناک حادثے میں تخریبکاری کے امکانات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اسکی عدالتی تحقیقات کرائی جائے گی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ریلوے انتظامیہ نے مرنے والوں کے وارثوں کو پچاس پچاس ہزار روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔ جبکہ وفاقی حکومت بھی اتنی ہی رقم دے گی۔ ہر زخمی کو ۱۰، ۱۰ ہزار روپے دیئے جائیں گے اور زیادہ زخمی مریضوں کو علاج کے لئے بیرون ملک بھیجا جائے گا۔ ریلوے کے وزارتی دفتر میں ایک شعبہ قائم کیا جائے گا۔ جہاں پر حادثہ سے معذور ہونے والوں کو ملازمتیں دینے اور دوسری دادرسی کا انتظام ہوگا۔

• سانگی ریلوے سٹیشن پر ہونے والے حادثہ میں ۳۰۰، افراد کی ہلاکت کا باقاعدہ مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ سانگی ریلوے سٹیشن کے اے ایس ایم اور دو کیبن مینوں کو غفلت اور کوتاہی کا مرتکب ٹھہرایا گیا ہے۔

• وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف نے صدر مملکت غلام اسحاق خان سے ایک رابطہ میں استدعا کی ہے کہ سرکاری ذرائع ابلاغ کا پنجاب حکومت کے خلاف پراپیگنڈہ بند کروایا جائے۔

غیر ملکی خبریں

• جمعہ کے روز مقبوضہ کشمیر میں نوجوانوں نے کرفیو کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جلوس نکالا جس پر پولیس نے فائرنگ کر دی جس سے ایک شخص ہلاک اور دو زخمی ہو گئے نوجوانوں نے نماز جمعہ کے بعد جلوس نکالا اور پولیس پر خشت باری کی۔ پولیس نے بار بار وارننگ دی کہ جلوس منتشر ہو جائے مگر جلوس منتشر نہ ہوا۔ پولیس کے ساتھ پیراملٹری فورسز نے بھی گشت شروع کر دیا ہے۔

• برطانیہ کی ملکہ ایلزبتھ نے پاکستان میں ٹرین کے حادثے پر سخت رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہش مندوں کیخاطر

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند

حکیم عبدالحمید اعوان کا

ماہانہ پروگرام

• ۵-۶-۷ تاریخ کو مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ • ۱۵-۱۶ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ • ۱۹ر سے ۲۳ر تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ر کراچی • ۲۵ر سے ۲۷ر تاریخ تک مشہور دواخانہ حضوری باغ روڈ ملتان

باقی دنوں میں مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔

منیجر (رجسٹرڈ)
مشہور دواخانہ
گوجرانوالہ